

IN THE PESHAWAR HIGH COURT, BANNU BENCH.

ORDER OF THE COURT.

C.A. No. *359-B/2016*

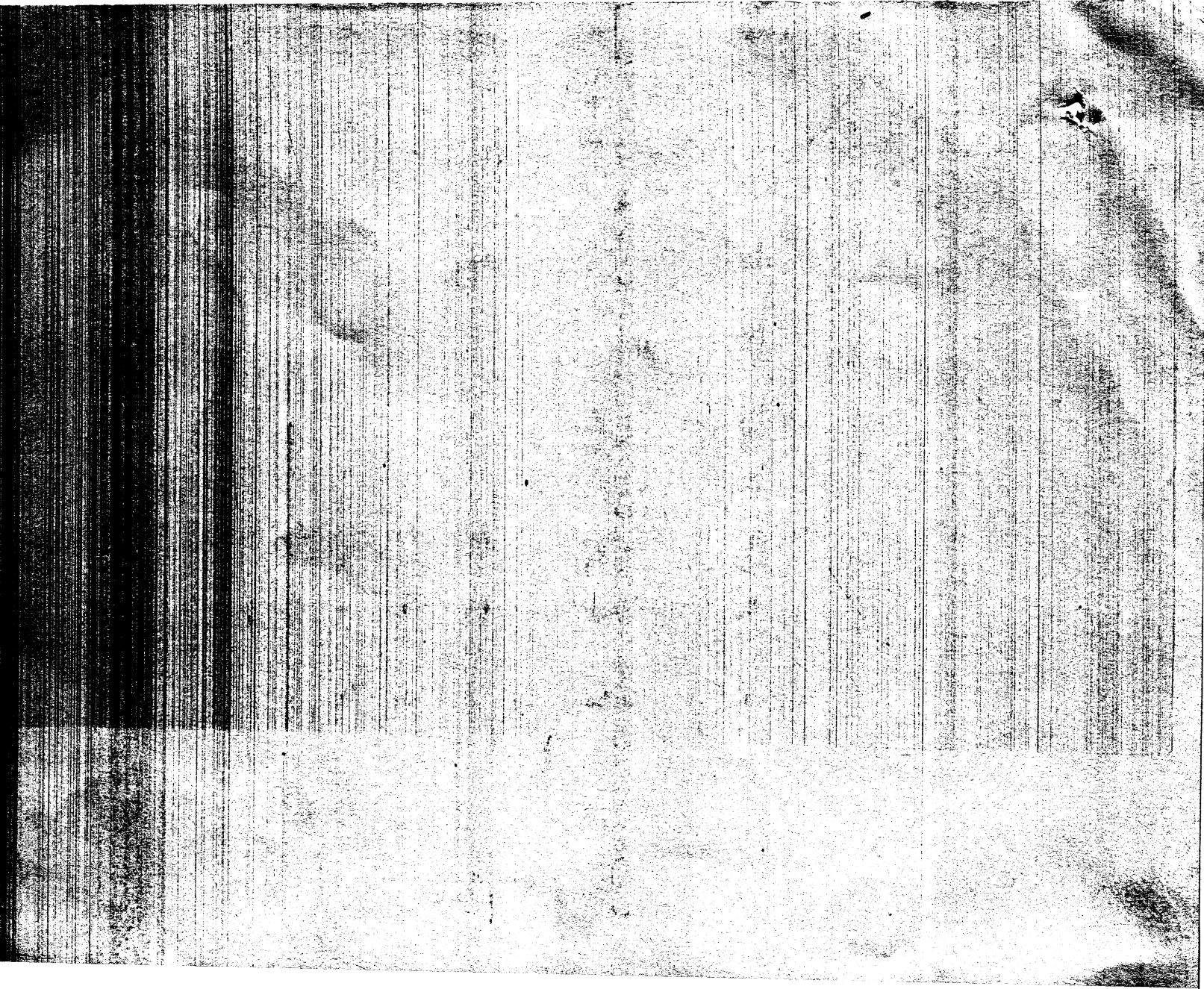
- (a) Approved for examination by Editor P.L.R (LHR Series) Yes
ALD, PLS, MLD, NLR, YLR, PLR, PLS No
- (b) Approved for reporting by Private Law Journals Yes
No
- (c) Registrar should see with reference to the work or conduct of Yes
Some judicial officer No

med
Initials

(if, so a separate confidential note should be sent to him
Drawing attention to the points in question)

Note.

- (i) This slip is only to be used when some action is to be taken, Reader must ask the Judge writing whether the Judgment is approved for reporting.
- (ii) If the slip is used, the Reader must attach it to the top of the first page of the judgment.
- (iii) These directions, which are not to be used, should be deleted.



Reported Case Detail

Case No.	فو جاری پس ف ۳۵۹-۶۱۴
Case Title	عارف بن مراد
Date of Decision	27-11-2018 e.g (dd/mm/yyyy)

<input type="checkbox"/>	Civil	<input type="checkbox"/>	Service
<input checked="" type="checkbox"/>	Criminal	<input type="checkbox"/>	Constitutional
<input type="checkbox"/>	Revenue	<input type="checkbox"/>	Others

Remarks/Issues/Section of Laws	
	۱۔ ابتدائی اطلاع پر رپورٹ، تاخیر سے درج کرنے اور وجہ تاخیر کی وضاحت نہ کرنے کی وجہ سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں۔ جس کا خاتمہ ملزم کو دیا جاتا ہے۔ ۲۔ مظلوم کا بیان کہ جرم ذنا بذور کیا گیا ہے۔ لیکن جسمانی خدوش کا نہ آنا مظلوم کو مشکوک بناتی ہے۔ ۳۔ الفحاشی مادہ تو سید / مادہ صنویہ، رحم میں سترہ تا اکیس دن تک مقرب رہتے ہیں۔ اور کیمیائی تجزیہ میں اس کا نتیجہ مثبت آتا ہے۔ جو کہ اس مقدمہ میں نہیں ہے۔

Judge Name	Chen Shengjun
------------	---------------

Signature

بعدالت عالیہ پشاور ہائی کورٹ، بنوں بینچ

جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ

فیصلہ

عارف وغیرہ بنام سرکار

مقدمہ فوجداری نمبر: ۳۵۹-بی/۲۰۱۶

تاریخ سماعت: ۲۷-۱۱-۲۰۱۸

فیصلہ مصدرہ: ۲۷-۱۱-۲۰۱۸

اپیل کنندگان بذریعہ: محمد اشرف خان مروت ایڈووکیٹ

مسئول الیہ بذریعہ: شاہد حمید قریشی وکیل سرکار (ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل)

جسٹس شکیل احمد:- یہ فوجداری اپیل نمبر ۳۵۹-بی/۲۰۱۶، عارف خان وغیرہ بنام سرکار وغیرہ، ہمارے روبرو

فاضل جج انسداد دہشتگردی بنوں کے فیصلہ محررہ ۲۰۱۲-۹-۱۲، کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ اپنے اس فیصلے میں فاضل جج انسداد دہشتگردی بنوں موصوف نے اپیل کنندگان کو دفعہ ۳۷۶(۲) تعزیرات پاکستان کے تحت عمر قید و پچاس ہزار روپے جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید چھ ماہ قید محض کی سزائیں دیں۔ مزید اپیل کنندہ گان کو دفعہ ۴۹۹ تعزیرات پاکستان کے تحت سات سال قید و پچاس ہزار روپے جرمانہ بعد ادائیگی جرمانہ مزید چھ ماہ قید محض بھگتنے کی سزا دی۔ اور انہی اپیل کنندگان کو زیر دفعہ ۷(i) انسداد دہشتگردی کا قانون مجریہ ۱۹۹۷ کے تحت عمر قید کی سزا دی۔ مزید انہی اپیل کنندگان کو دفعہ ۷(i) انسداد دہشتگردی کے قانون مجریہ ۱۹۹۷ کے تحت پانچ سال قید و پچاس ہزار روپے جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ ماہ قید محض کی سزائیں سنائیں۔ اور ان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی ضبطگی کا حکم بھی صادر کیا۔ چاروں جرائم میں دی جانے والی قید کی سزائیں بیک وقت شروع ہونا تھیں۔ فیصلہ مذکورہ کی رو سے اپیل کنندگان کو دفعہ ۳۸۲(ب)، ضابطہ فوجداری کا فائدہ دیا گیا۔ جبکہ مذکورہ فیصلہ کی مقدار سے مطمئن نہ ہو کر سرکار نے بذریعہ ایڈووکیٹ جنرل، صوبہ خیبر پختونخوا نے ملزمان کی سزائیں اضافہ کیلئے اپیل نمبر ۳۹۶-بی/۲۰۱۶ دائر کی ہے۔ بذریعہ فیصلہ ہذا مقدمہ ہذا ۳۵۹-بی/۲۰۱۶ اور اپیل مدخلہ نمبر ۳۹۶-بی، سال ۲۰۱۶، کا یکجا فیصلہ کرنا مقصود ہے۔ مفصل فیصلہ مثل ہذا پر جبکہ اپیل نمبر ۳۵۹-بی سال ۲۰۱۶ دائر کردہ منجانب سرکار منسلک فیصلہ ہذا ہے۔

۲۔ اس کیس کے مختصر واقعات ابتدائی اطلاقی رپورٹ کے مطابق جو کہ تھانہ نورنگ میں مورخہ ۲۰۱۵-۱۱-۲۰، کو شکایت کنندہ مسماۃ لائبہ بی بی دختر رحمن نے ہمرایت والدہ اش مسماۃ زینب بی بی درج کرائی یہ ہیں۔ مستغیثہ مندرجہ نمبر ۲ بہ ہمرایت والدہ اش زینب بی بی بھر ۳۳/۳۲، سال بحاضری تھانہ آکر رپورٹ کرتی ہے، کہ مورخہ ۲۰۱۵-۱۱-۲۰، کو بوقت ۱۱:۳۰ بجے، میں مع والدہ ام گھر میں موجود تھی کہ اچانک دو کسان مسمیان ۱۔ عارف عرف ربو، ۲۔ نعمان پسران نامعلوم ساکنان دیہہ ام نے دیوار پھلانگ کے ہمارے گھر داخل ہوئے اور ہمیں پکڑ کر کمرہ کے اندر لے گئے جہاں پر نعمان نے میری والدہ کو پکڑ کر، جبکہ عارف عرف ربو نے مجھ سے شلوار نکال کر میرے ساتھ بزور زنا حرام کر کے بعد فراغت مسمی عارف نے والدہ ام کو پکڑ کر نعمان مذکور نے میرے ساتھ بزور زنا حرام کر کے بعد فراغت ہر دونوں چلے گئے اور جاتے وقت ہمیں یہ بھی بتلایا کہ اگر کسی کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ کو جان سے مار ڈالیں گے۔ رپورٹ میں تاخیر اس لیے ہوئی کہ والد ام ابو ظہبی میں ہے اور اس سے رابطہ کرتا رہا لیکن نہ ہوسکا اور بلا آخر چچا فضل رحمن سے مشورہ کر کے جس نے رپورٹ کرنے کی ہدایت کی۔ اب برائے رپورٹ آئی ہوں۔ میں اپنے ساتھ بزور زنا حرام کرنے، گھر میں داخل ہونے اور جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دینے اور والدہ کو ہاتھ ڈالنے کا برخلاف عارف عرف ربو، نعمان بالا دعوی دار ہوں۔ العبد میں مسماۃ زینب بی بی رپورٹ بالا کی تائید کرتی ہوں۔ العبد کا روائی تھانہ پس سائلہ رپورٹ حرف بہ حرف درج بالا کر کے پڑھ کر سنایا و سمجھایا گیا۔ جس نے صحت رپورٹ کو درست تسلیم کر کے زیر رپورٹ خود اپنا دستخط ثبت کیا جبکہ والدہ اش رپورٹ بالا کی تائید کرتے ہوئے اپنا دستخط ثبت کی جس کی میں تصدیق کرتا ہوں۔

۳۔ استغاثہ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کل ۹ گواہان پیش کیئے۔ گواہ استغاثہ نمبر ۱۔ معالج / طبیب محمد فاروق نے ملزمان عارف و نعمان کی مردی کی تصدیق کی انکی رائے مظہر شدہ دستاویزات Ex. PW-1/1, Ex. PW-1/2، سے عیاں ہے۔ گواہ استغاثہ نمبر ۲ سمیع اللہ خان نے مظلومہ لائبہ بی بی کے بیان کو ابتدائی اطلاقی رپورٹ کی صورت میں قلمبند کیا اور مظلومہ کو برائے طبی معائنہ طبیب کے پاس پیش کیا۔ گواہ استغاثہ نمبر ۳ مظلومہ خود ہے۔ جس نے عدالت کے روبرو ابتدائی اطلاقی رپورٹ میں درج اپنی بیان کردہ کہانی دہرائی۔ گواہ استغاثہ نمبر ۴ مسماۃ زینب بی بی نے اپنے دختر کے بیان کی تائید کی۔ گواہ استغاثہ نمبر ۵ مہتمم تھانہ، لکی نے اپیل کنندگان کو مورخہ ۲۰۱۵-۱۱-۲۰، کو مقدمہ ہذا میں حسب ضابطہ گرفتار کیا اور بعد از تکمیل تفتیش مقدمہ کا مکمل چالان عدالت میں پیش کیا۔ گواہ استغاثہ نمبر ۶ فرد مقبوضگی، Ex. PW-6/1 کا بطور حاشیہ گواہ پیش ہوا۔ اس گواہ کے مطابق تفتیشی آفسر نے اسکے روبرو ہر دو اپیل کنندگان کے پھوئے جو کہ طبیب نے بھجوائے تھے اپنے قبضہ میں لئے۔ مذکورہ گواہ کے مطابق ہر دو ملزمان نے اس کے سامنے تفتیشی آفسر کو بعد از گرفتاری موقع واردات کی نشاندہی بروئے مظہر شدہ فرد نشانہ ہی Ex. PW-6/2 کی۔ گواہ استغاثہ ۷ طبیبہ بی بی زینب نے مظلومہ کا طبی معائنہ کر کے درج ذیل رپورٹ دی۔

الف۔ مظلومہ نے پردہ بکارت پھٹ جانے کی وجہ سے اپنے پورے جسم میں درد مندی کی شکایت کی۔

ب۔ مظلومہ کو وقوعہ رونما ہونے سے دو ماہ قبل حیض شروع ہوئی تھی۔

ج۔ طبیبہ مذکورہ نے مظلومہ کی شرمگاہ سے دو پھوٹے لیکراے ایس آئی سمیع اللہ کے حوالے برائے

بیجے جانے کیمیکل ایگزامینر بغرض تجزیہ حوالہ کیا۔ گواہ استغاثہ نمبر ۸ عارف اللہ کا بیان ہے کہ اس نے عدالت عالیہ کے حکم محررہ ۲۰۱۲-۳۰-۳۱، کے مطابق مقدمہ ہذا میں دفعہ ۷ انسداد ہشتگردی کا اضافہ کیا اور اسکے بعد اسے اس مقدمہ میں جزوی تفتیش اور ضابطہ کی دوسری کاروائیاں مکمل کیں بعد از اختتام شہادت استغاثہ، اپیل کنندگان کا بیان زیر دفعہ ۳۴۲، ضابطہ فوجداری قلمبند کیا گیا۔ ہر دو ملزمان نے اپنے بیانات زیر دفعہ ۳۴۲، ضابطہ فوجداری میں صحت جرم سے صریحاً انکار کیا تاہم انہوں نے اپنے دفاع میں نہ تو کوئی گواہ صفائی پیش کی اور نہ ہی قسم کھا کر بیان دینے کی حامی بھری۔

۴۔ فاضل وکیل برائے صفائی نے دلائل دیتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ اپیل کنندگان کے خلاف یہ مقدمہ سراسر جھوٹا ہے۔ ابتدائی اطلاقی رپورٹ ۵ دن کی تاخیر سے درج کی گئی ہے جسکی کوئی معقول وجہ صفحہ مثل پر موجود نہیں ہے۔ ملزمان کے خلاف ماسوائے مستغیثہ اور والد مستغیثہ کے کوئی اور تائیدی بیان نہیں۔ مستغیثہ اور اسکی والدہ کے بیانات کی تائید مظلومہ کی طبی رپورٹ سے نہیں ہوئی۔ ملزمان سے مستغیثہ اور اُس کے گھر والوں کا راضی نامہ ہو چکا ہے کہ اگر ملزمان کو مقدمہ ہذا سے بری کر دیا جائے تو وہ معترض نہ ہیں۔ اس بابت انہوں نے عدالت عالیہ کے حکم پر اپنے بیانات عدالت انسداد ہشتگردی کے روبرو پیش ہو کر قلمبند کروادیے ہیں۔ جو کہ صفحہ مثل پر موجود ہیں اس امر کی کوئی شہادت موجود نہ ہے کہ مظلومہ کے ساتھ زنا بالجبر ہوا ہے۔ آخر میں فاضل وکیل نے اپیل کی منظوری اور اپیل کنندگان کی بریت کی استدعا کی۔

۵۔ وکیل برائے سرکار نے ماتحت عدالت کے فیصلہ کی تائید کی اور کہا کہ مستغیثہ کی بیان اور طبی رپورٹ ملزمان کے خلاف مقدمہ ثابت کرتا ہے اور اپیل کے اخراج کیلئے اپنے پرزور دلائل کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ مستغیثہ کے بیان کی مکمل تائید اسکے والدہ کے بیان سے ہوتی ہے۔

۶۔ ہر دو طرف کے وکلاء کے دلائل کو بغور سننے اور ریکارڈ پر موجود حقائق کا بہ نظر عمیق ملاحظہ کرنے کے بعد ہمارے ملاحظات حسب ذیل ہیں۔

۷۔ مستغیثہ نے وقوعہ کی ابتدائی رپورٹ ۵ دن کی تاخیر سے درج کی۔ اسکی بظاہری وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ والد مستغیثہ ابو ظہبی میں ملازم تھا جس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ بلا آخر اُس نے اپنے چچا فضل رحمن سے مشورہ کرنے کے بعد اپنی عصمت درمی کی رپورٹ درج کرائی۔ عقل سلیم یہ بات تسلیم کرنے سے قاصر ہے کہ ایسے گھناؤنے جرم کے ارتکاب کے بعد

مستغیثہ اور اُسکی والدہ اتنے عرصہ تک خاموش رہیں۔ مستغیثہ اور اُسکی والدہ کا یہ فعل انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ مستغیثہ اور اُسکی والدہ نے نہ تو اپنے بیانات میں اس بات کی وضاحت کی کہ مذکورہ فضل الرحمن چچا مستغیثہ سے انہوں نے کب اور کس تاریخ کو صلاح مشورہ کیا اور نہ ہی اپنے بیانات کی تائید میں مذکورہ فضل الرحمن کو بطور گواہ پیش کیا جس سے استغاثہ کی کہانی اچھی خاصی مشکوک ہو جاتی ہے۔

۸۔ دوران جرح مستغیثہ نے بتایا کہ بدوران ارتکاب جرم اس کی اور اُسکی والدہ کی قمیض پھٹ گئی تھی جسے انہوں نے بطور ثبوت تفتیشی آفسر کو حوالگی کے لیے پیش کئے مگر اس نے اُسے اپنے قبضے میں نہ لیا۔ اسکے برعکس والدہ مستغیثہ نے بدوران جرح کہا کہ ہمارے کپڑے نہیں پھٹے تھے۔ والدہ مستغیثہ نے از خود بیان میں کہا کہ بدوران جرم اسکی بیٹی کے کپڑے اور بستر کی چادر مادہ منویہ سے داغ دار ہو گئے تھے۔ مگر اُس نے نادانستگی میں کپڑوں کو دھو دیا۔ والدہ مدعیہ کا مذکورہ از خود بیان من گھڑت اور مبنی بر جھوٹ دکھائی دیتا ہے۔ اگر اس کا یہ بیان درست بھی مان لیا جائے، کہ پارچہ جات مستغیثہ و بستر کی چادر جس پر ارتکاب جرم کے وقت انسانی منی کے داغ لگ گئے تھے ایک مضبوط تائیدی شہادت کے طور پر ملزماں کے خلاف پیش کیے جاسکتے تھے جسے استغاثہ نے خود ہی ضائع کر دیا۔

۹۔ مدعیہ نے اپنے بیان میں یہ الزام عائد کیا کہ ہر دو ملزماں اسے اور اُسکی والدہ کو پکڑ کر کمرہ میں لے گئے۔ ملزم نعمان نے اُسکی والدہ کو پکڑا اور ملزم عارف اُسکی شلوار اتار کر بزور اسکی عصمت دری کی۔ بعد از فراغت ملزم عارف نے اُسکی والدہ کو پکڑا اور ملزم نعمان نے اس سے اسکی مرضی کے خلاف زنا کیا۔ بدوران جرح اس نے کہا کہ میں اور میری والدہ نے شور مچایا لیکن ملزماں نے ان کا منہ بند کر دیا تھا۔ بدوران جرح والدہ مدعیہ نے کہا کہ ملزماں نے انہیں اہنی ٹکوں سے مار پیٹا تھا۔ بوقت وقوعہ مستغیثہ کی عمر ۱۵/۱۴ سال تھی، جبکہ والدہ مستغیثہ کی عمر ۳۳/۳۲ سال تھی۔ حیرانگی کی بات ہے کہ دوران ارتکاب جرم نہ تو مستغیثہ اور نہ ہی مستغیثہ کی والدہ کو کسی قسم کو کوئی زخم آیا اور نہ ہی کوئی جسمانی خراش اور نہ ہی مستغیثہ اور اُسکی والدہ کے جسموں پر کسی قسم کے تشدد کے نشانات پائے گئے، جو کہ مستغیثہ اور اُسکی والدہ کے بیانات کی مکمل نفی کرتا ہے کہ جرم ہذا کا ارتکاب ہوا ہے۔ مستغیثہ کا طبی معائنہ طبیبہ زینب بی بی نے کیا، گ (۷) جس نے اپنے بیان میں کہا کہ اسکے معائنہ سے ۴/۵ روز قبل مستغیثہ کا پردہ بکارت پھٹ چکا تھا۔ بقول طبیبہ اُس نے مستغیثہ کے اندام نہانی سے دو پھوئے لیکر تفتیشی آفسر کو کیمیکل ایگزامینر سے ملاحظہ کرنے کے لیے حوالہ کیے۔ مگر کیمیکل ایگزامینر روپورٹ مظہر شدہ Ex. PK کے ملاحظہ سے پایا گیا کہ اندام نہانی کے پھوئے پر مادہ منویہ نہ پایا گیا اور اُس کا نتیجہ نفی میں آیا ہے۔

۱۰۔ مذکورہ روپورٹ مستغیثہ کے الزام کی تائید نہیں کرتا۔ اگرچہ مظلومہ کا طبی معائنہ وقوعہ کے پانچ دنوں کے بعد ہوا ہے، مگر طبی اصولوں کے مطابق انسانی مادہ تولید عورت کی اندام نہانی میں ۲۱/۱۷ روز تک متحرک رہتا ہے، اگر مستغیثہ کے ساتھ ہر دو ملزماں نے جرم زنا کا ارتکاب کیا ہوتا تو پھوئے کی روپورٹ منفی کے بجائے مثبت ہونی چاہیے تھی۔ اس کی تائید میں درج ذیل فیصلہ جات پر انحصار کرنا مناسب ہوگا۔

- (الف) گلشیر وغیرہ بنام سرکار (۲۰۰۳ وائی ایل آر ۲۰۲)
 (ب) مسماۃ طاہرہ خانم وغیرہ بنام سرکار (۱۹۹۰ اے ایل ڈی (۲) ۶۲)
 (ج) مسماۃ شرمین بنام سرکار (۲۰۰۲ پاکستان کریمینل لاء جرنل ۸۳۱)

۱۱۔ استغاثہ کے بقول مستغیثہ سے اُس کی مرضی کے خلاف بزور جرم زنا کا ارتکاب ہوا ہے، مگر حیران کن بات یہ ہے کہ ملزمان میں سے کسی کے پاس نہ تو کوئی اسلحہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسا آلہ، جس سے مستغیثہ اور اُسکی والدہ خوفزدہ ہوئیں، پھر مستغیثہ اور اُس کی والدہ کس خوف کی وجہ سے ملزمان کی ہوس کا نشانہ بنی اور اس سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ بدوران ارتکاب جرم مستغیثہ اور اُسکی والدہ کو جسمانی زخم تو کجا خراش تک بھی نہ آئی۔ انہوں نے نہ تو کوئی احتجاج کیا اور نہ ہی شور شرابہ۔ جو کہ استغاثہ کی کہانی کو مکمل طور پر مشکوک بنا دیتی ہے۔ اس ضمن میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ مختار بنام سرکار ۲۰۰۵، پاکستان کریمینل لاء، جرنل صفحہ ۱۰۶۵ قابل ملاحظہ ہے۔

۱۲۔ مندرجہ بالا بحث کی وضاحت کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ استغاثہ ہر دو ملزمان کے خلاف جرم ثابت کرنے میں بُری طرح ناکام رہا ہے۔ اس لیے ہم ان دونوں ملزمان کی اپیل کو منظور کرتے ہوئے جرم زیر دفعہ ۳۷۶، (۲) ۲۳۹ تعزیرات پاکستان و دفعہ ۷ (ای)، ۷ (ای) انسداد دہشتگردی کے قانون مجریہ ۱۹۹۷، کے تحت ہونیوالی جرم کی سزاؤں کو کالعدم قرار دیکر اُنکی بریت کا حکم صادر کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی اور مقدمہ میں مطلوب نہ ہوں تو انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔ جبکہ اپیل نمبر ۳۹۶۔ بی مدخلہ سرکار بابت ایزادگی سزا ملزمان بھی بوجوہات بالا خارج کیجاتی ہے۔

۱۳۔ یہ ہمارے مختصر حکم کا مکمل تفصیلی فیصلہ ہے۔

حکم سنایا گیا۔

۲۷-۱۱-۲۰۱۸

جج

جج

(ڈی۔ بی)

عزت مآب جناب جسٹس محمد ناصر محفوظ
 عزت مآب جناب جسٹس شکیل احمد

عبدالوہاب